SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

# TAMIR -E- SIASAT

# تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com

ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 323 Tuesday 19th November 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۲۳ مورخہ ۱۹؍ نومبر ۲۰۲۴ء، بروز منگل، ۱۶؍ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲؍ روپے، صفحات: ۴

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# مہاراشٹر انتخابات 2024: مسلمانوں کی نمائندگی کا بدلتا منظرنامہ

ن۔جاوید
(بیڑ-اورنگ آباد)

مہاراشٹر کی قانون ساز اسمبلی کی تمام 288 نشستوں کے لیے انتخابات 2024 کے لیے رائے دہی 20 نومبر اور 23 نومبر کو رائے شماری کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ اس بار 2024 کے انتخابات میں قانون ساز اسمبلی میں کتنے مسلمان پہنچے ہیں۔ ان کی تعداد بڑھی ہے یا گھٹی ہے۔ نیشنل کمیشن کے ٹیکنیکل گروپ کی رپورٹ کے مطابق، یکم جولائی 2024 تک مہاراشٹر کی آبادی 77.12 کروڑ ہونے کا تخمینہ ہے۔ مہاراشٹر ہندوستان کی تیسری سب سے زیادہ آبادی والی ریاست ہے۔ مہاراشٹر میں مسلمانوں کی آبادی یہاں کی تخمینہ آبادی کا تقریباً 12 فیصد بتائی جاتی ہے۔ لیکن ریاست کے سیاسی منظرنامے میں مسلمانوں کی موجودگی کا تناسب اس وقت باعث فکر اور ایک سوالیہ نشان بن چکا ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب ہونے والے مسلمانوں کی تعداد میں گزشتہ برسوں کے دوران بتدریج کمی دیکھی گئی ہے۔ 2019 کے آخری انتخابات میں یہ تعداد 288 ارکان اسمبلی میں سے صرف 10 تھی۔ 1999 میں، 12 مسلم ممبران اسمبلی منتخب ہوئے، لیکن 2004 میں یہ تعداد گر کر 11 رہ گئی۔ 2009 کے مہاراشٹر اسمبلی کے انتخابات میں صرف 10 مسلم ارکان اسمبلی منتخب ہوئے، جن میں سے پانچ کانگریس کے تھے۔ ان میں سے چھ کا تعلق ممبئی سے تھا، جو تھانے کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر کی مسلم آبادی کا ایک تہائی حصہ ہے۔ 2014 میں مسلم ارکان اسمبلی کی تعداد مزید کم ہو کر 9 رہ گئی، جو 2019 میں معمولی حد تک بڑھ کر 10 ہوگئی۔ قانون ساز اسمبلی میں ان کی گرتی ہوئی تعداد کا الزام بدلتے ہوئے سماجی حقائق پر لگایا جا رہا ہے جہاں اقلیتی برادری کے امیدواروں کو ووٹوں کی منتقلی مشکل ہوگئی ہے۔ اگرچہ بی جے پی نے انتخابات کے لیے کسی مسلم امیدوار کو نامزد نہیں کیا ہے، تاہم شیوسینا نے، وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت میں، وزیر عبدالستار کو

اورنگ آباد (چھترپتی سمبھاج نگر) کے اپنے حلقہ سلوڑ سے دوبارہ نامزد کیا ہے۔ اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی اتحادی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) نے جو مسلم امیدوار کھڑے کیے ہیں، ان میں نواب ملک (مانخورد شیواجی نگر)، ثنا ملک (انوشکتی نگر)، ذیشان صدیقی (باندرہ ایسٹ)، حسن مشرف (کاگل) اور نجیب ملا (ممبرا کلوا) کو موقع دیا گیا ہے۔ کانگریس، این سی پی (شرد پوار) اور شیوسینا) ادھو ٹھاکرے (پر مشتمل اپوزیشن مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) اتحاد سے کانگریس نے میرا بھئیندر سے سید مظفر حسین، ملاڈ ویسٹ سے اسلم آر شیخ، چاندیوالی سے محمد عارف نسیم خان، ممبادیوی سے امین پٹیل، مالیگاؤں سنٹرل سے اعجاز بیگ، باندرہ ویسٹ سے آصف زکریا، ناندیڑ شمالی سے عبدالستار عبدالغفور اور اکولہ ویسٹ سے ساجد خان منان خان کو امیدوار بنایا ہے، جبکہ اپوزیشن مہا شیوسینا) ادھو ٹھاکرے (نے ہارون خان کو اپنی فہرست میں شامل کیا ہے۔ اورنگ آباد میں سماج وادی پارٹی سے ڈاکٹر عبدالغفار قاری انتخاب لڑ رہے ہیں، ان کے علاوہ آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین کی جانب سے اورنگ آباد کے سابق رکن پارلیمنٹ امتیاز جلیل، پرکاش امبیڈکر کی پارٹی ونچیت بہوجن اگھاڑی سے جاوید قریشی اور افسر خان، اور بطور آزاد امیدوار محمد ہشمام عثمانی بھی میدان میں ہیں۔ اسی طرح مالیگاوں سے مفتی اسماعیل انتخابی میدان میں ہیں۔ نیز ممبئی کی کالینہ حلقہ انتخاب سے مولانا لقمان ندوی، پرکاش امبیڈکر کے سیاسی محاذ ونچیت بہوجن اگھاڑی سے قسمت آزما رہے ہیں۔ اورنگ آباد مغربی حلقہ انتخاب میں جہاں مسلم رائے دہندگان کی بڑی اور قابل لحاظ تعداد ہے، اور اگر وہ متحد ہو کر کسی ایک امیدوار کے حق میں ووٹ دیتے ہیں تو یہاں کی نشست پر مسلم امیدوار کی کامیابی کے روشن امکانات ہیں۔ تاہم، پارلیمانی الیکشن ہارنے کے بعد امتیاز کا اسمبلی کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ اورنگ آباد میں نہ صرف موضوع بحث بنا ہے، بلکہ انکی اپنی پارٹی ایم آئی ایم میں انتشار اور پھوٹ کا باعث بھی بن گیا ہے۔ برسوں سے ایم آئی ایم سے وابستہ رہنے والے اہم لیڈران اور ورکرس یہ سوال اٹھاتے ہوئے کہ ہر بار اور ہر جگہ امیتاز جلیل ہی کیوں؟ بانگِ دہل پارٹی سے بغاوت پر اتر آئے ہیں اور وہ ڈاکٹر عبدالغفار قادری کی حمایت میں بیانات دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ مزید براں، ہندوستان کے مشہور عالم دین اور مسلم پرسنل لا بوڈ کے رکن مولانا سجاد نعمانی نے مہارشٹر کے 288 امیدواروں میں سے 269 امیدواروں کو اپنی حمایت (اپنی ذاتی رائے کے بطور) کا اعلان کیا ہے اس میں صرف 23 مسلم امیدوار ہیں اور ڈاکٹر عبدالغفار قادری انکی فہرست میں شامل ہے۔ واضح رہے کہ مولانا سجاد نعمانی نے اپنی حمایت کے لیے جو بنیاد قائم کی ہے وہ یہ ہے کہ ریاست مہاراشٹر میں فرقہ پرست طاقتون کو شکست دی جاسکے۔ اسی کے تحت جس نشست سے جو امیدوار فرقہ پرست طاقتوں کو شکست دے سکتا ہے، اسے منتخب کیا جائے، چنانچہ اسی کے تحت انھوں نے پورے مہاراشٹر میں صرف 23 مسلم امیدواروں کا انتخاب کیا اور باقی جن دوسرے غیر مسلم امیدواروں تائید و حمایت کا اعلان کیا ان میں 170 مراٹھا اور او بی سی، 53 پسماندہ طبقات اور 40 دیگر امیدوار شامل ہیں۔ یہاں یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس کے لیے انھوں نے صرف کسی پارٹی مخصوص کی یا کسی اتحاد کی حمایت نہیں کی۔ انھوں نے بشمول آزاد امیدوار، کئی پارٹیوں کے امیدواروں کو الگ الگ جگہ پر حمایت دی ہے، انکی فہرست میں آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین اور دوسری کئی پارٹیوں کے امیدوار بھی شامل ہیں۔ اورنگ آباد مغربی حلقہ جہاں سے جہاں ایک مسلم امیدوار با آسانی منتخب ہوسکتا ہے یہاں دو

قدآور مسلم امیدواروں کے بیچ انتخابی جنگ نے اس امکان کو بڑی حد تک کم کر دیا ہے۔ گو کہ یہاں ڈاکٹر عبدالغفار قادری کو مولانا سجاد نعمانی کے ساتھ ساتھ اورنگ آباد شہر کے بااثر اور معزز علماء کا ساتھ حاصل ہے، تاہم، دوسری طرف امتیاز جلیل کو بھی علماء بورڈ (رجسٹرڈ) حمایت حاصل ہے۔ علاوہ ازیں یہاں سے ونچیت بہوجن اگھاڑی سے افسر خان بھی امیدوار ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر اب یہ 23 نومبر کو ہی پتہ چلے گا کہ مولانا سجاد نعمانی کی رائے کو مسلم رائے دہندگان نے بالخصوص اور دیگر سیکولر ووٹرس نے کتنی اہمیت دی ہے۔ ممبئی کے مانخورد شیواجی نگر اسمبلی حلقہ، جو ایک مسلم اکثریتی علاقہ ہے۔ یہاں بھی دو بڑے مسلم قائدین اور دیرینہ حریف ابو عاصم اعظمی اور نواب ملک آمنے سامنے ہیں۔ اس سیٹ سے تین بار ایم ایل اے رہنے والے اعظمی کی نظر سماج وادی پارٹی کے ٹکٹ پر لگاتار چوتھی بار جیتنے پر ہے، جبکہ نواب ملک جبکہ نیشنلیسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار) سے میدان میں ہیں۔ ایک بات تو طئے شدہ ہے کہ اس بار اسمبلی میں ان میں سے کوئی ایک لیڈر نہں رہے گا۔ یا پھر ان کے بیچ کی لڑائی میں کوئی تیسرا فریق بازی مار لے۔ اور مہاراشٹر کے مسلمان ان دو بڑے اور اہم قائدین کو اسمبلی میں نہ دیکھ پائیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اس انتخاب میں جہاں ایک طرف مجرمانہ ریکارڈ رکھنے والے امیدوار ہیں، اسی طرح بعض صاف ستھرے اور باکردار امیدوار بھی ہیں۔ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں جہاں سیاسی شخصیات مختلف سیاسی پارٹیوں سے قسمت آزمائی کر رہی ہے وہیں مذہبی شخصیات بھی انتخابی دنگل میں میں اپنا زور لگا رہی ہیں۔ ان میں تین عالم دین بھی شامل ہے جو مختلف سیاسی پارٹیوں کے ٹکٹ پر چناو لڑ رہے ہیں۔ جن میں مالیگاوں سے مفتی اسماعیل قاسمی، جو آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین کے رکن اسمبلی اور دیوبند سے فارغ تحصیل ہیں۔ مفتی محمد اسمٰعیل قاسمی دیوبند سے فارغ اور مالیگاؤں کی جامع مسجد کے خطیب و امام ہیں نیز لشکر والی عیدگاہ کے تاحیات امام اور دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کے رکن و رابطہ مدارس اسلامیہ مہاراشٹر کے صدر بھی ہیں۔ عیاں رہے کہ مالیگاوں سب سے زیادہ مسلم ووٹرس والا حلقہ ہے۔ اسی طرح ممبئی کی کالینہ حلقہ انتخاب سے لقمان ندوی ندو※ العماء سے حافظ اور عالم ہے وہ پرکاش امبیڑکر کے سیاسی محاذ ونچیت بہوجن اگھاڑی سے قسمت آزمائی کر رہے ہیں، اس سے قبل وہ ایم آئی ایم کے ترجمان تھے پارٹی چھوڑ کر وہ ونچیت بہوجن اگھاڑی کے ٹکٹ سے چناو لڑ رہے ہیں۔ اس علاقے میں مسلم ووٹ فیصلہ کن ہے مولانا لقمان ندوی عالم ہونے کے ساتھ ساتھ پولیٹیکل سائنس میں ماسٹر ڈگری (ایم اے) رکھتے ہس۔ ان کے علاوہ مولانا رحمت اللہ امراوتی حلقے سے آزاد امیدوار ہے، بتادیں کی یہاں مسلم ووٹ چالیس فیصد سے زائد ہیں۔

-*-*-*-*-

# حیدرآباد میں جماعت اسلامی کے ارکان کے اجتماع کے اختتام کے موقع پر مختلف امور پر قراردادوں کی منظوری

## فرقہ پرست طاقتوں کی مسلسل ریشہ دوانیوں نے مسلمانان ہند کے لیے حالات سے مشکل تر کر دیئے ہیں

جماعت اسلامی کے حیدرآباد میں ہوئے کل ہند اجتماع ارکان کے آخری دن اہم ملی، ملکی اور عالمی مسائل پر قراردادیں منظور کی گئیں، اجتماع کی کامیاب تکمیل پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی ہند سید سعادت اللہ حسینی، نائب امرائے جماعت پروفیسر سلیم انجینئر، ملک معتصم خان قیم جماعت ٹی عارف علی نے اجلاس میں منظور شدہ قراردادوں کی تفصیلات سے میڈیا کو واقف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند کے ارکان کا یہ کل ہند اجتماع اس بات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ فرقہ پرست طاقتوں کی مسلسل ریشہ دوانیوں نے ملک عزیز میں مسلمانان ہند کے لیے حالات مشکل سے مشکل تر کر دیئے ہیں۔ ان کے متعدد ادارے، عبادت گاہیں، املاک اور افراد قانونی پیچیدگیوں اور کبھی کبھار غیر قانونی کارروائیوں اور تشدد کے ذریعہ نشانہ بنائے جا رہے ہیں، عدالتی کارروائیوں کی سست رفتاری انصاف اور قانون کی بالادستی پر سوالیہ نشان کھڑا کر رہی ہے۔ بلڈوز کارروائی کے خلاف سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کے باوجود مختلف حکومتیں بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر منصفانہ انہدامی کارروائیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ظلم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو پوری قوت سے دبایا جا رہا ہے۔ یہ اجلاس اس صورتحال کو نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ پورے ملک کے لیے ایک سنگین خطرہ سمجھتا ہے، اور آگاہ کرتا ہے کہ نفرت کے اس طوفان کو روکا نہ جائے تو یہ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس اجلاس میں نئے وقف بل کو مسترد کر دیا گیا۔ انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ یہ خوش آئند پہلو ہے کہ مسلمانوں نے وقف بل کی خامیوں اور اس سے ہونے والے بڑے نقصانات کو عوام پر اچھی طرح واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ جماعت نے بھی پوری وضاحت کے ساتھ جے پی سی کے سامنے اپنا موقف رکھا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اس بل کو عوامی خواہشات کا خیال رکھتے ہوئے یکسر مسترد کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز میں کئی اہل حق اور انصاف کے علمبردار افراد مظلوموں کے حق میں کھڑے ہیں، اور ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ یہ افراد اپنی جان و مال کو جوکھم میں ڈال کر حق کی حمایت کر رہے ہیں، جن میں کئی خواتین بھی شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو انسانیت کا جوہر اور ہمارے ملک کا عظیم سرمایہ ہیں۔ یہ اجلاس ان سب حامیان حق اور ان کی جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ برادران وطن سے اور ان کے با اثر افراد سے ہر سطح پر اپنے روابط اور تعلقات کو مستحکم اور وسیع کرنے اور باہمی اعتماد، محبت اور تعاون کا ماحول پیدا کرنے کی کوششوں کو مزید تیز کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانانِ ہند کو یہ اجلاس یاددہانی کرانا چاہتا ہے کہ ان حالات میں ان کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہیں، خدا پر بھروسہ رکھیں اور مایوسی کو قریب نہ آنے دیں۔ اپنی صفوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا کریں اور انفرادی و اجتماعی طور پر دین اسلام کی صحیح ترجمانی کریں۔ عدل وقسط کے قیام کی کوشش اور کمزور اور مظلوم طبقات کے حقوق اور ان کی انسانی عظمت کے لئے جدوجہد ان کا مذہبی فریضہ ہے۔ اس فریضے کی ادائیگی پر توجہ دیں۔ شرپسندوں کی اشتعال انگیز حرکتوں پر منفی ردعمل کا شکار ہونے کے بجائے حوصلہ وہمت اور داعیانہ اخلاق وکردار کے ساتھ، حالات کو بدلنے کے لئے سماجی، سیاسی اور عدالتی میدانوں میں منصوبہ بند کوشش کرتے رہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان حالات میں بھی ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے رہیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ یہ وقتی حالات انہیں ان کے اصل مقصد اور ذمہ داریوں سے غافل نہ کر سکیں۔ یہ اجلاس مسلمانان ہند کو اس اہم فریضے کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹے پروپیگندے کو روکنے کے لیے وہ، بڑے پیمانے پر

برادران وطن تک اسلام اور مسلمانوں کے سلسلے میں صحیح اور مستند معلومات پہنچانے کی اور رائے عامہ کو مثبت رخ پر بدلنے کی منصوبہ بند جدوجہد کریں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ارکان جماعت اسلامی ہند کا یہ اجلاس یہ محسوس کرتا ہے کہ ہمارے ملک کو اس وقت آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے بے شمار مواقع دستیاب ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی آبادی، نوجوانوں کی فعال افرادی قوت، سائنس و ٹکنالوجی خصوصاً انفارمیشن و کمیونکیشن ٹکنالوجی میں تیز رفتار ترقی، جمہوری اور فلاحی ریاست کا واضح تصور دینے والا دستور، مختلف تہذیبوں، زبانوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی موجودگی اور ان کے درمیان صدیوں سے خوش گوار تعلقات، یہ سب وہ مواقع ہیں جو ملک عزیز کے لیے قیمتی اثاثوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہاں متعدد ایسے مہلک رجحانات پیدا ہو گئے ہیں جو ہمارے پیروں کی بیڑیاں بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس کا احساس ہے کہ فرقہ وارانہ جارحیت، نسل پرستی، تعصب، ظلم واستحصال اور کرپشن نے ملک کی پرامن فضا کو مکدر کر دیا ہے۔ حکومت کی پالیسیوں کے سبب معاشی نابرابری بڑھتی جا رہی ہے، اور ملک کی دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے۔ عوام کی اکثریت غریب سے غریب تر ہو کر بے شمار مسائل کی شکار بنتی جا رہی ہے۔ ملک کے آئینی ادارے زوال پذیر ہیں، اور بڑی تیزی کے ساتھ جمہوری قدریں مٹتی جا رہی ہیں، جس کے نتیجے میں مطلق العنانی اور خودمختار طرز حکمرانی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ میڈیا اور تعلیمی نظام بھی انتہا پسند فرقہ واریت کی زد میں ہیں، جن سے عوام میں تعصبات فروغ پا رہے ہیں اور ذہنی و علمی ارتقا میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہ اجلاس تمام باشندگانِ ملک سے اپیل کرتا ہے کہ وہ سماج میں نفرت کے ایجنڈے کو روکنے کی متحدہ کوششیں کریں اور معاشرے میں تقسیم کو ختم کرنے کے لیے متحد ہوں۔ ظلم و استحصال، ناانصافیاں و نابرابریاں اور کرپشن واخلاقی بحران، اس ملک کے اصل مسائل ہیں۔ اجلاس نے اہل ملک سے اپیل کی ہے کہ وہ ذات پات اور فرقہ ومذہب کی بنیادوں پر انہیں تقسیم کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا کر ان حقیقی مسائل کے حل کے لیے متحدہ جدوجہد کریں۔ دوسری جانب ملک میں اخلاقی بحران ایک سنگین صورت حال اختیار کر چکا ہے۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں بچا جہاں خواتین کی عزت وعصمت محفوظ ہو۔ مجرموں کو شاذ و نادر ہی سزا ملتی ہے، یہ طرزِ عمل نہ صرف انصاف کی توہین ہے بلکہ دوسرے مجرموں یا ممکنہ بدعنوان عناصر کی حوصلہ افزائی کا باعث بھی بن رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرہ بدترین اخلاقی پستی کا شکار ہوتا جا رہا ہے جہاں جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا کے بجائے عزت بخشی جا رہی ہے، یہ ہمارے لیے ایک تشویشناک امر ہے اور ملک کی مجموعی اخلاقی و معاشرتی صورت حال پر گہرے منفی اثرات ڈال رہا ہے۔ جماعت اسلامی ہند کا یہ اجلاس اس سنگین صورت حال کو ملک کی سالمیت کے لئے انتہائی خطرناک سمجھتا ہے اور حکومت کے سربراہوں اور قانون کے محافظوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے سیاسی مفادات اور تعصبات سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں، آئینی اداروں کی بقا اور ملک میں امن و انصاف کی فضا بحال کرنے کے لیے موثر اقدامات کریں۔ یہ اجلاس مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قانون کی بالادستی کو قائم کرنے کی اپنی ذمہ داری پوری ایمانداری سے ادا کریں۔ نفرت پھیلانے والوں اور سماج میں بدامنی پیدا کرنے والے، چاہے کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں، ان پر فوری اور قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ارکان جماعت کے اس اجلاس کو اس بات پر بڑی تشویش ہے کہ گزشتہ سال غزہ سے شروع جنگ اب لبنان اور ایران تک پھیل چکی ہے، اور اس پورے خطے پر جنگ کے مہیب بادل منڈلا رہے ہیں۔ یہ اجلاس اسرائیل اور اس کی پشت پناہ طاقتوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ فلسطین میں جاری وحشیانہ نسل کشی بلاشبہ حالیہ تاریخ میں انسانیت کے خلاف سب سے سنگین اور بدترین جرم ہے۔ ظلم وستم کا انجام ہمیشہ رسوائی اور شکست ہوتا ہے۔ اس وحشت و بربریت کے خلاف فلسطین اور خصوصاً غزہ کے بہادر عوام نے جس بہادری اور استقامت کا مظاہرہ کیا ہے، اجلاس اسے خوش آئند سمجھتا ہے۔ اس حوصلے و استقامت نے نہ صرف امت مسلمہ بلکہ دنیا بھر میں انصاف پسند افراد اور اداروں کو متوجہ کیا ہے اور عالمی رائے عامہ میں ایک مثبت تبدیلی پیدا کی ہے جس کا ایک اہم مظہر عالمی عدالت انصاف کا وہ تاریخی فیصلہ ہے جس میں اس نے اسرائیل کو غاصب اور نسل پرست ریاست قرار دیا ہے اور جس کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی اکثریت نے بھی حمایت کی ہے۔ اجلاس فلسطین کے عوام کو اس استقامت اور حوصلے کے لیے مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس اہل ملک کو اور ہماری حکومت کا یہ یاد دلانا چاہتا ہے کہ فلسطینیوں کے جائز حقوق کی حمایت بھارت کا تاریخی موقف رہا ہے۔ یہ موقف دستور ہند کی رہنمائی کے مطابق اور ان اصولوں سے ہم آہنگ رہا ہے جو ہماری جدوجہد آزادی کی اساس رہے ہیں۔ جماعت اسلامی ہند کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انصاف کا ساتھ دیتے ہوئے فلسطینیوں کی حمایت میں اور زیادہ پرزور آواز اٹھائے، غزہ میں نسل کشی کو ختم کرنے میں فعال کردار ادا کرے۔ اجلاس یہ بھی محسوس کرتا ہے کہ اسرائیل کی فوجی مدد اور اسے ہتھیاروں کی فروخت، ہمارے دیرینہ استعمار مخالف موقف کی صریح خلاف ورزی ہے اس لیے اسے فوری روکا جائے۔ پچھلے تین برسوں سے جاری روس اور یوکرین کی جنگ اور وسط ایشیا کی حالیہ کشیدگی سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ جنگیں محض سیاسی نہیں بلکہ سنگین معاشی مفادات سے جڑی ہوئی ہیں۔ ہتھیار ساز کمپنیاں اپنے مفادات کے لئے حکومتوں کی خارجہ پالیسیوں پر اثر انداز ہو کر جنگوں کو ہوا دے رہی ہیں۔ یہ صورتحال عالمی امن کے لئے ایک سنگین خطرہ بن چکی ہے۔

# اورنگ آباد اسمبلی انتخابات: ایک جائزہ

اورنگ آباد: اورنگ آباد مہاراشٹر کا سیاحتی دارالحکومت ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی اور کثیر الثقافتی شہر کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مورخین کا خیال ہے کہ احمد نگر کی نظام شاہی کے فوجی رہنما ملک امبر نے 1610 میں اس شہر کی بنیاد کھڑکی کے نام سے رکھی تھی۔ مرکزی شہر اور آس پاس کا علاقہ زمانہ قدیم سے سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ پیٹھن مرکزی شہر کے قریب ساتواہنوں کا دارالحکومت تھا۔ دیوگیری یادو خاندان کا دارالحکومت تھا۔ دہلی سلطنت کے سلطان محمد بن تغلق نے 1327 میں سلطنت کا دارالحکومت دہلی سے دولت آباد منتقل کیا۔ 1636 میں، اورنگ زیب جنوب میں مغل سلطنت کا گورنر بنا اور اس نے شہر کو مغلیہ سلطنت میں شامل کر لیا۔ 1653 میں، اورنگزیب نے شہر کو اورنگ آباد میں تبدیل کر دیا اور اسے مغل سلطنت کے علاقے دکن کا دارالحکومت بنا دیا۔ آصفجاہی سلطنت کے ابتدائی چند سالوں تک اورنگ آباد شہر ان کا دارالحکومت رہا۔ بعد میں دارالحکومت حیدرآباد منتقل کر دیا گیا۔ چھترپتی سمبھاج نگر (اورنگ آباد) ایک اقلیتی اکثریتی شہر ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق شہر میں مسلمانوں کی آبادی 27 فیصد، بدھ مت کے پیروکار 17.13 فیصد اور جین 34.1 فیصد ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ شہر کی 42 فیصد آبادی اقلیت پر مشتمل ہے۔

شہر میں تین اسمبلی حلقے ہیں، اورنگ آباد ایسٹ اور اورنگ آباد سینٹرل، جو مسلم اکثریتی حلقے ہیں۔ اورنگ آباد ویسٹ درج فہرست ذاتوں کے لیے مخصوص ہے۔ اورنگ آباد مشرقی حلقہ میں مسلم ووٹر 5.37 فیصد اور دلت ووٹر 5.16 فیصد ہیں۔

ریاست کے پہلے اسمبلی انتخابات میں مصنف اور مفکر رفیق زکریا اورنگ آباد حلقہ سے ایم ایل اے بنے تھے۔ انہوں نے ریاستی کابینہ میں شہری ترقیات کے وزیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کی رہنمائی میں نیو اورنگ آباد اور سڈکو کی منصوبہ بندی کی گئی۔ علاقے میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کی وجہ سے انہیں ※اورنگ آباد کا خالق※ کہا جاتا تھا۔ وہ مہاراشٹر میں مسلم کمیونٹی کے ایک وژنری لیڈر کے طور پر بھی جانے جاتے تھے۔

شیوسینا کی آمد کے ساتھ ہی شہر کی سیاست ہندو مسلم پولرائزیشن پر مبنی ہو گئی۔ شہر کی سیاست ※خان ہوا کی بان ہوا※ (خان ہوا کی بن ہوا) (کھانا چاہیے، یا (شیوسینا کا) تیر) اور شہر کا نام تبدیل کرنے کے معاملے پر مرکوز تھی۔ 1989 سے بی جے پی شیوسینا میونسپل باڈی میں ہندو ووٹوں کے پولرائزیشن کی بنیاد پر اقتدار میں ہیں۔

اورنگ آباد مشرقی حلقہ بنیادی طور پر بی جے پی کا گڑھ بن گیا۔ بی جے پی کے ہری بھاؤ باگڈے 1985 سے 2004 تک لگاتار چار بار ایم ایل اے رہے۔ کانگریس نے 2004 اور 2009 میں یہ سیٹ جیتی تھی۔ اتل ساوے نے 2014 میں ایک بار پھر یہ سیٹ بی جے پی سے چھین لی تھی۔ وہ 2019 میں اسے برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔

2012 کے ناندیڑ میونسپل کارپوریشن (این ایم سی) کے انتخابات نے تلنگانہ میں اسد الدین اویسی کی اے آئی ایم آئی ایم کے مہاراشٹر کی سیاست میں داخل ہونے کی راہ ہموار کی۔ امتیاز جلیل 2014 کے اسمبلی انتخابات میں اپنی پہلی کوشش میں اورنگ آباد سنٹرل حلقہ سے ایک پارٹی سے ایم ایل اے بنے جو بنیادی طور پر مسلم مسائل پر سیاست کرتی ہے۔

چھترپتی سمبھاج نگر (اورنگ آباد) شہر میں سیاست میں اے آئی ایم آئی ایم کے داخلے کے بعد، شہر میں ہندو مسلم پولرائزیشن مزید بڑھ گئی۔ جہاں 2014 کے بعد سے شہر کا ہر الیکشن ایم آئی ایم بمقابلہ شیوسینا یا ایم آئی ایم بمقابلہ بی جے پی رہا ہے۔ درج ذیل اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ اس سال کے اسمبلی انتخابات بھی اس سے مستثنیٰ نہیں تھے۔

اسمبلی 2014

1۔اتل سیو (بی جے پی)-64528
2.غفار قادری (ایم آئی ایم)-60268
3۔راجندر دردا (کانگریس)21203
4.کالا اوجا (شیوسینا)9093

گزشتہ دو مسلسل انتخابات میں اس حلقہ سے کانگریس کے امیدوار منتخب ہوئے تھے۔ راجندر دردا کو ہیٹ ٹرک کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ بی جے پی کو اپنا گڑھ دوبارہ حاصل کرنے کا چیلنج درپیش تھا۔ بی جے پی نے اتل ساوے کو میدان میں اتارا۔ ایم آئی ایم پارٹی بھی مہاراشٹر میں اپنی موجودگی قائم کرنے کی خواہشمند تھی۔ ایم آئی ایم کے غفار قادری میدان میں تھے۔ 2014 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کو مودی لہر میں شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بی جے پی نے 2014 کا اسمبلی الیکشن بھی مودی لہر پر لڑا تھا۔ اے آئی ایم آئی ایم اور بی جے پی دونوں نے مذہبی پولرائزیشن کی بنیاد پر الیکشن جیتنے کی کوشش کی۔ اے آئی ایم آئی ایم اویسی برادران کی بیان بازی اور تقریروں پر منحصر تھی، جب کہ بی جے پی مودی لہر پر الیکشن جیتنا چاہتی تھی۔ تاہم ہندوؤں اور مسلمانوں کے اس براہ راست مقابلے میں کانگریس پیچھے رہ گئی۔ جیسا کہ توقع کی گئی تھی، حتمی نتائج میں ہندو مسلم ووٹوں کا پولرائزیشن دیکھا گیا۔ بی جے پی کے اتل ساوے نے 528,64 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ اے آئی ایم آئی ایم کے غفار قادری کو 268,60 ووٹ ملے اور وہ صرف 260,4 ووٹوں سے ہار گئے۔ اگرچہ اے آئی ایم آئی ایم کے امیدوار ہار گئے لیکن انہیں جو ووٹ ملے وہ یقیناً پارٹی کے لیے حوصلہ افزا تھے۔ اس الیکشن نے شہر کی سیاست کو ایک الگ موڑ دیا۔ تین چیزیں ہوئیں۔ سب سے پہلے، شہر کی ہندو مسلم سیاست نے کانگریس کو تقریباً غیر متعلقہ بنا دیا۔ دوسرا، ایم آئی ایم شہر میں اہم اپوزیشن پارٹی کے طور پر ابھری۔ تیسرا، ہندو مسلم پولرائزیشن میں شدت آئی۔

اسمبلی انتخابات 2019

1۔اتل سیو (بی جے پی)93966
2.غفار قادری (ایم آئی ایم)
80036-۳
کلیم قریشی (ایس پی)5555

2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران، پرکاش امبیڈکر نے اپنی بھاریپ بہوجن مہاسنگ کو ونچیت بہوجن اگھاڑی میں تبدیل کر دیا اور دلتوں، مسلمانوں اور چھوٹی او بی سی ذاتوں کے ساتھ ایک بڑا اتحاد بنایا۔ انہوں نے لوک سبھا کے لیے ایم آئی ایم پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا۔ یہ اورنگ آباد لوک سبھا میں اس اتحاد کا فائدہ امتیاز جلیل کو ہوا۔ وہ اورنگ آباد لوک سبھا سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے تھے۔ شہر میں ایم آئی ایم کی طاقت مزید بڑھ گئی۔ اس اتحاد سے اسمبلی میں ایک اور معجزہ ہونے کی امید تھی، لیکن یہ اتحاد جلد ہی سیٹوں کی تقسیم پر ٹوٹ گیا۔ دونوں پارٹیوں نے 2019 کے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات الگ الگ لڑے تھے۔ بی جے پی نے مرکز میں اپنے بل بوتے پر اقتدار حاصل کیا تھا۔ بی جے پی ایک بار پھر مودی کے خلاف مہاراشٹر اسمبلی الیکشن لڑنے کے لیے تیار ہے۔ بی جے پی اور اے آئی ایم آئی ایم نے اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ مذہبی پولرائزیشن پر لڑے جانے والے اس الیکشن میں ہندو مسلم ووٹوں کی براہ راست تقسیم دیکھنے میں آئی۔ ہندو ووٹ بی جے پی کے اتل سیو کے حق میں پولرائز ہوئے۔ انہیں 966,93 ووٹ ملے۔ اتحادالمسلمین، کے غفار قادری کے حق میں مسلم ووٹوں کا پولرائزڈ ہوا۔ انہیں 036,80 ووٹ ملے۔ غفار قادری 13930 ووٹوں سے ہار گئے۔ کچھ مسلم ووٹ سوشلسٹ امیدوار کلیم قریشی کو بھی گئے لیکن اگر وہ ووٹ غفار قادری کو بھی گئے تو حتمی نتیجہ تبدیل نہ ہوتا۔ اس الیکشن نے ایک بات واضح کر دی کہ مذہبی پولرائزیشن کے ماحول میں، اگر ایک مسلم امیدوار کو ایک بھی مسلم ووٹ مل جائے تو وہ براہ راست مقابلہ نہیں جیت سکتا۔ مسلم ووٹوں کے ساتھ ساتھ اسے دیگر برادریوں کے ووٹ بھی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اسمبلی انتخابات 2019:2024 سے 2024 کا عرصہ مہاراشٹر کے انتخابات میں تیزی سے ترقی کا دور رہا ہے۔ متضاد نظریات کی حامل جماعتیں نئے اتحاد اور اتحاد بنانے کے لیے اکٹھی ہوئیں۔ بی جے پی نے اتل ساوے کی امیدواری برقرار رکھی۔ کانگریس نے لاہوشیوالے کو مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے طور پر میدان میں اتارا ہے۔ یہاں مہا وکاس اگھاڑی میں انتشار کی صورتحال تھی۔ پانڈورنگ ٹنگڈے نے این سی پی (شرد پوار) پارٹی سے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا۔ رینوکا داس ویدیا نے بھی شیوسینا (اُباٹا) پارٹی سے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا۔ مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے پاس تینوں پارٹیوں کے امیدوار میدان میں تھے۔ رینوکا داس ویدیا کی درخواست غیر قانونی پائی گئی تھی، لیکن پارٹی نے کاغذات نامزدگی واپس لینے کے آخری دن پانڈورنگ ٹنگڈے کی بغاوت کو روکنے میں کامیابی حاصل کی۔ تاہم اے آئی ایم آئی ایم پارٹی میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ امتیاز جلیل کی لوک سبھا میں شکست پارٹی کے لیے ایک دھچکا تھا۔ غفار قادری کو اس بار پارٹی مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے ٹکٹ دینے سے انکار کیا گیا۔ ان کی جگہ پارٹی نے امتیاز جلیل کو میدان میں اتارا۔ ٹکٹ نہ ملنے پر غفار قادری نے بغاوت کر کے پارٹی چھوڑ دی۔ وہ کانگریس پارٹی سے ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کانگریس نے انہیں ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا۔ آخر کار انہوں نے سماج وادی پارٹی سے پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ پارٹی بغاوت کو روکنے میں ناکام رہی۔ اگر مسلم ووٹ تقسیم ہوتے ہیں تو امتیاز جلیل کو بہت نقصان ہوسکتا ہے۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں اپنی جیت کے بعد، پرکاش امبیڈکر نے غریبوں کے ساتھ اے آئی ایم آئی ایم کے ٹوٹے ہوئے اتحاد کو دل میں لیا۔ ان کا الزام ہے کہ اتحاد امتیاز جلیل کی وجہ سے ٹوٹا، جو 2019 کے اسمبلی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکے، اور اتحاد المسلمینسر دجنگ میں مصروف ہے، دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے اہم حریفوں کو پیچھے چھوڑنے کی پوری کوشش کر رہی ہیں، جس سے مسلم کمیونٹی میں سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ نمائندگی میں کمی آئی ہے۔ لوک سبھا 2024 میں ونچیت نے افسر خان کو میدان میں اتارا تھا۔ اس سے مسلم ووٹ تقسیم ہو گئے۔ اس کا براہ راست اثر امتیاز جلیل پر پڑا اور وہ ہار گئے۔

اسمبلی انتخابات 2024 میں جیسے ہی امتیاز جلیل کے امیدوار کا اعلان ہوا، ونچیت نے اپنے پہلے اعلان کردہ امیدوار کو تبدیل کر دیا۔ افسر خان کا نام دی وانٹیڈ رکھا گیا۔ ایک طرف امتیاز جلیل کو دو مسلم امیدواروں غفار قادری اور افسر خان کا چیلنج درپیش ہے۔ دوسری طرف انہیں بی جے پی کے اتل سیو سے مقابلہ ہے۔ مسلم ووٹوں کی تقسیم کو روکنے کے لیے امتیاز جلیل کو سخت محنت کرنی پڑے گی۔ اسی لیے اویسی برادران شہر میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ ان کی جیت کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ امتیاز جلیل مسلم ووٹوں کی تقسیم کو روکنے میں کتنے کامیاب ہوتے ہیں اور گزشتہ 10 سالوں میں اپنے کام کی بنیاد پر وہ دیگر برادریوں سے کتنے ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ بی جے پی کے اتل ساوے کو نسبتاً آسان مقابلہ مل رہا ہے۔ مہوا کاس اگھاڑی کے ان کے اپنے ساتھی نے الزام لگایا کہ کانگریس امیدوار کمزور ہے۔ جیسا کہ اتل سیو کا براہ راست مقابلہ اے آئی ایم آئی ایم کے امتیاز جلیل سے ہے، بی جے پی بتینگے سے کٹنگے ووٹ جہاد جیسے نعرے لگا کر اور شہر کا نام بدل کر چھترپتی سمھاجی نگر کر کے ہندو ووٹوں کو پولرائز کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ ہندو مسلم پولرائزیشن پر لڑا جانے والا یہ الیکشن امتیاز جلیل کے لیے سیاسی بقا کی جنگ ہے۔ انہوں نے اپوزیشن کے ووٹوں کی تقسیم کی وجہ سے 2014 کے اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات 2019 میں کامیابی حاصل کی۔ وہ گزشتہ 10 سالوں سے مہاراشٹر میں مسلم کمیونٹی کی قیادت کر رہے ہیں اور ان کا سیاسی ہنی مون کا دور ختم ہو چکا ہے اور اگر وہ الیکشن ہار گئے تو انہیں مستقبل میں اپنی سیاسی بقا کے لیے سخت جدوجہد کرنی پڑے گی۔

-*-*-*-*-*-

## وائٹ بال ٹیم کے ہیڈ کوچ کی ذمہ داریاں عاقب جاوید کو ملنے کا امکان

لاہور، 17 نومبر (آئی این ایس انڈیا) پاکستان وائٹ بال کرکٹ (ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی) ٹیم کے ہیڈ کوچ کی ذمہ داریاں سابق ٹیسٹ کرکٹر عاقب جاوید کو ملنے کا امکان ہے۔ذرائع کے مطابق زمبابوے اور آئندہ سیریز میں عاقب جاوید کو ذمہ داریاں دینے پر غور کیا جارہا ہے۔وائٹ بال ہیڈ کوچ کے حوالے سے فیصلہ جلد متوقع ہے، پاکستان کرکٹ بورڈ اب ملکی کوچ کو مستقل ذمہ داری دے گا۔دورہ؟ آسٹریلیا سے قبل گیری کرسٹن نے ہیڈ کوچ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا، ریڈ بال کے ہیڈ کوچ جیسن گلیسپی کو دورہ؟ آسٹریلیا کے لیے عبوری کوچ مقرر کیا گیا تھا۔پاکستان نے 24 نومبر سے 5 دسمبر تک زمبابوے کے خلاف سیریز کھیلنی ہے۔پاکستان ٹیم 10 دسمبر سے 7 جنوری تک جنوبی افریقا کے خلاف سیریز کھیلے گی جس میں 3 ٹی ٹوئنٹی، 3 ون ڈے اور 2 ٹیسٹ میچز شامل ہیں۔

## ہندوستان کو ایک اور بڑا جھٹکا، راہل کے بعد شبھ من گل بھی زخمی

نئی دہلی، 17 نومبر (آئی این ایس انڈیا) انڈیا اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلی جانے والی بارڈر-گواسکر ٹرافی 22 نومبر سے شروع ہونے جا رہی ہے۔اس سیریز کا پہلا میچ 22 سے 26 نومبر تک پرتھ میں کھیلا جائے گا۔اس سے پہلے ٹیم انڈیا کو ایک اور بڑا جھٹکا لگا ہے۔ رپورٹس پر یقین کیا جائے تو بھارتی کرکٹ ٹیم کے دائیں ہاتھ کے بلے باز شبھ من گل پہلے ٹیسٹ میچ سے باہر ہو سکتے ہیں۔ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق شبھ من گل کے آسٹریلیا کیخلاف پہلے ٹیسٹ میچ میں کھیلنا مشکوک ہے۔گل کے کھیل پر اب بھی سوالیہ نشان موجود ہیں۔گل زخمی ہیں جس کی وجہ سے وہ پہلے میچ سے باہر ہو سکتے ہیں۔ان کی انگلی زخمی ہوگئی ہے۔ان کی انجری کا مزید سنجیدگی سے جائزہ لینے کے بعد پرتھ ٹیسٹ میں ان کے کھیلنے کے بارے میں جلد ہی حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔بھارت کی جانب سے شبھ من گل تیسرے نمبر پر بیٹنگ کرنے آئے۔یہ نمبر بہت اہم ہے۔گل نے نیوزی لینڈ کیخلاف حالیہ ہوم ٹیسٹ سیریز میں بھی بلے سے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔لیکن بھارت کو کلین سویپ کا سامنا کرنے کے باوجود سیریز 3-0 سے ہارنا پڑی۔اس سیریز میں گل نے 2 میچوں کی 4 اننگز میں 144 رنز بنائے اور 90 رنز ان کا سب سے بڑا اسکور تھا۔واضح ہو کہ ہندوستانی ٹیم کو بارڈر گواسکر ٹرافی کے آغاز سے پہلے ہی انجری کے مسائل کا سامنا ہے۔ بھارتی ٹیم کے ایک اور دائیں ہاتھ کے بلے باز سرفراز خان بھی زخمی ہیں۔اس کے ساتھ ہی ٹیم کے تجربہ کار بلے باز کے ایل راہول بھی پریکٹس میچ کے دوران زخمی ہو گئے۔ان کی چوٹ کے بارے میں ابھی تک کوئی تازہ جانکاری کاری نہیں آئی ہے۔

## سلیکشن کمیٹی کے بعد محمد یوسف کوچنگ سے بھی الگ ہوگئے

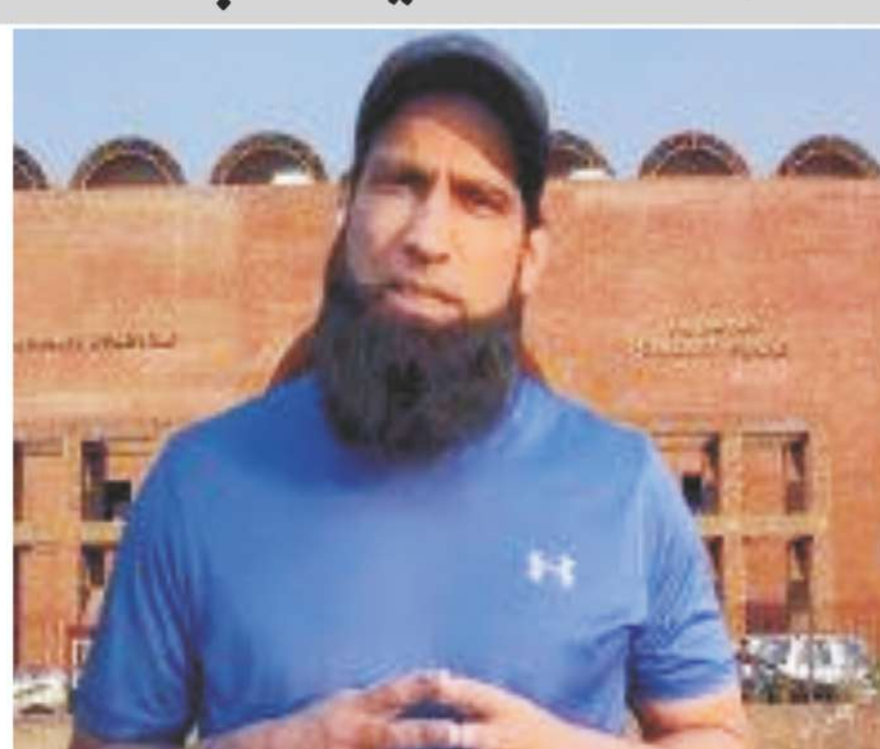

لاہور، 17 نومبر (آئی این ایس انڈیا) پاکستانی کرکٹ ٹیم کی سلیکشن کمیٹی سے الگ ہونے کے بعد سابق ٹیسٹ کرکٹر محمد یوسف کوچنگ سے بھی الگ ہوگئے۔ذرائع کے مطابق محمد یوسف نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں بیٹنگ کوچ تعینات تھے۔محمد یوسف پاکستان انڈر 19 کے کوچ بھی تعینات رہے ہیں۔یادرہیکہ ستمبر کے آخر میں محمد یوسف نے پاکستان کرکٹ ٹیم کی سلیکشن کمیٹی سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا تھا۔محمد یوسف نے ایکس پر مستعفی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ذاتی وجوہات کی بنا پر پاکستان کرکٹ ٹیم کی سلیکشن کمیٹی سے مستعفی ہو رہے ہیں۔دوسری جانب ذرائع نے بتایا ہے کہ سابق فاسٹ بولر وہاب ریاض کوایک بارپھر بورڈ میں ذمہ داریاں دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ وہاب ریاض کوچیمپئنز ایونٹس کے معاملات دیکھنے کی ذمہ داریاں دینے کا امکان ہے۔سابق فاسٹ بولر وہاب ریاض پاکستانی ٹیم کے سلیکشن کمیٹی کے رکن اور پاکستان ٹیم کے سینئر منیجر بھی رہے ہیں۔

## ہندوستانی کرکٹر سنجو سیمسن نے ٹی ٹوئنٹی میں نئی تاریخ رقم کردی

نئی دہلی، 17 نومبر (آئی این ایس انڈیا) ہندوستانی کرکٹر سنجو سیمسن نے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنلز میں وہ کارنامہ سرانجام دے دیا جو آج تک دنیا کا کوئی بھی بیٹرز نہ کرسکا۔جمعہ کو بھارت نے جنوبی افریقہ کو چوتھے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنلز میں 135 رنز کے بھاری مارجن سے شکست دے کر سیریز 1-3 سے اپنے نام کرلی۔جوہانسبرگ میں کھیلے گئے سیریز کے آخری میچ میں بھارتی بیٹرز نے جنوبی افریقی بولرز کا بھرکس نکالا، چوکے چھکوں کی بارش کردی اور مقررہ 20 اوورز میں صرف ایک وکٹ کے نقصان پر 283 رنز بنا ڈالے۔بھارت کی جانب سے تلک ورما نے 47 گیندوں پر120 اور سنجو سیمسن نے 56 گیندوں پر 109 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔یہ تلک ورما کی مسلسل دوسری ٹی ٹوئنٹی سنچری تھی جبکہ سنجو سیمسن کی گزشتہ 5 ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل اننگز میں تیسری سنچری تھی۔جنوبی افریقہ کیخلاف سنجو سیمسن نے ٹی ٹوئنٹی کی نئی تاریخ بھی رقم کی۔

## میں کوہلی کو آسٹریلیا میں ایک اور ٹیسٹ سنچری بناتے دیکھنا چاہوں گا: مچل جانسن

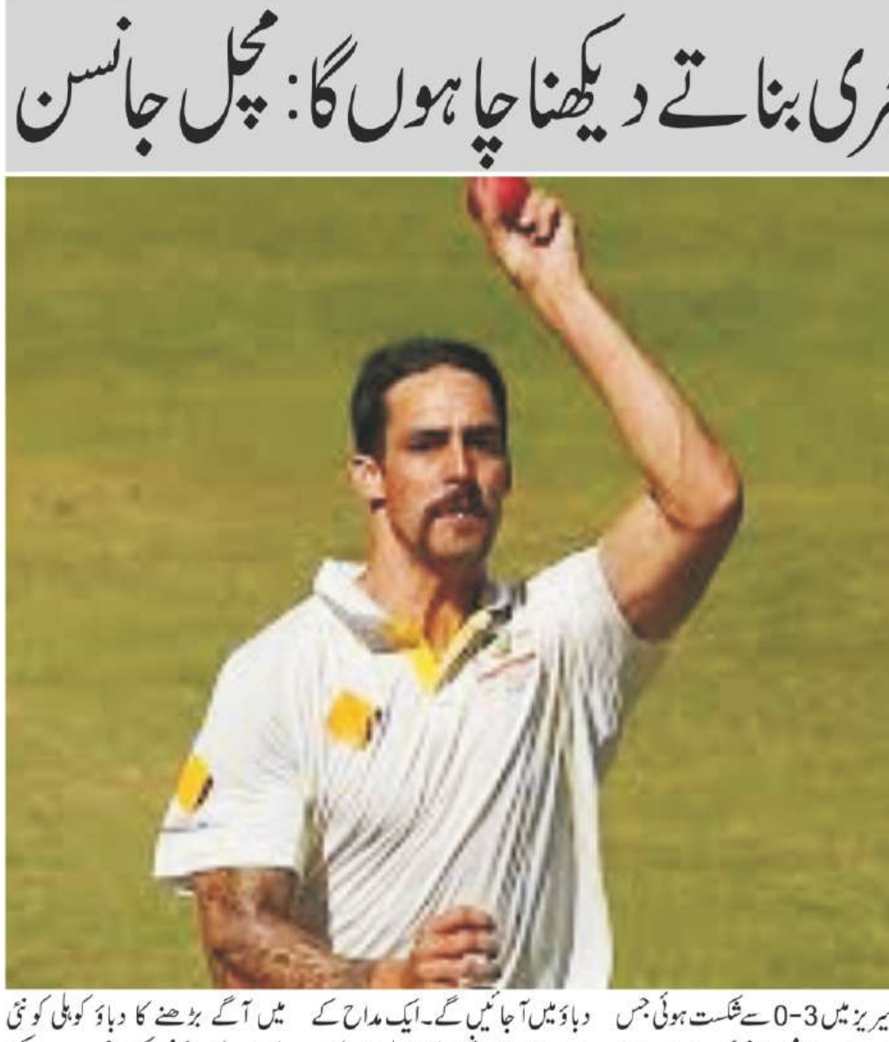

نئی دہلی، 17 نومبر (آئی این ایس انڈیا) ٹیسٹ کرکٹ میں خراب فارم کا سامنا کر رہے وراٹ کوہلی پر آسٹریلیا میں رنز بنانے کے لیے کافی دباؤ ہے۔ اس دوران آسٹریلیا کے سابق تیز گیند باز مچل جانسن نے کنگ کوہلی کی حمایت کی ہے۔ مچل جانسن نے کہا کہ وہ سوچ رہے ہیں کہ کیا موجودہ صورتحال وراٹ کوہلی کو 22 نومبر سے پرتھ میں شروع ہونے والی بارڈر-گواسکر ٹرافی میں ہندوستان کے لیے ٹاپ اسکورر بننے کے لیے ضروری عزم فراہم کرے گی۔کوہلی نے اس سال چھ ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں جن میں ان کی اوسط 22.72 رہی ہے۔ یہ ان کی مجموعی ٹیسٹ اوسط اور آسٹریلیا میں ان کی ٹیسٹ اوسط سے بہت کم ہے۔ٹیسٹ میچوں میں لیجنڈری بلے باز کا کیریئر اوسط 47.83 ہے۔آسٹریلیا میں پچھلے چار دوروں میں، انہوں نے 54.08 کی اوسط سے رنز بنائے۔لیکن اس بار نیوزی لینڈ کے خلاف ہوم گراؤنڈ پر خراب کارکردگی ان کے ذہن میں کہیں نہ کہیں رہ جائے گی۔ ہندوستان کو کیویز کے خلاف ہوم سیریز میں 3-0 سے شکست ہوئی جس میں وراٹ کا مجموعی شراکت صرف 91 رنز تھا۔جانسن نے اتوار کو دی ویسٹ آسٹریلین میں اپنے کالم میں لکھا کہ حالیہ دنوں میں ان کی فارم بہت اچھی نہیں رہی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کیا یہ صورتحال انہیں وہ عزم دے گی جس کی انہیں ضرورت ہے یا اس سے وہ مزید دباؤ میں آجائیں گے۔ایک مداح کے طور پر میں شاید انہیں آسٹریلیا میں ایک اور ٹیسٹ سنچری اسکور کرتے دیکھنا چاہوں گا۔آسٹریلیا کے سابق ٹیسٹ اوپنر ڈیوڈ وارنر نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اتوار کو ہیرالڈسن میں اپنے کالم میں لکھا کہ ہندوستان کے لیے اس اہم سیریز میں آگے بڑھنے کا دباؤ کوہلی کو نئی بلندیوں تک پہنچنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔وارنر نے کہا کہ اس ماہ نیوزی لینڈ کے خلاف ہندوستان کی 3-0 کی ٹیسٹ سیریز میں شکست کے بعد، لوگ وراٹ کو ختم مان رہے ہیں، لیکن میں واقعی آسٹریلیا کے بارے میں فکر مند ہوں۔

## چیمپئنز ٹرافی ٹور: 15 سے 26 جنوری تک ہندوستان میں یہ ٹرافی نظر آئے گی

نئی دہلی، 17 نومبر (آئی این ایس انڈیا) انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے اعلان کیا ہے کہ 2025 مردوں کا چیمپئنز ٹرافی کا دورہ ہفتہ کو اسلام آباد سے شروع ہوگا۔ٹرافی کو شہر کے مشہور مقامات جیسے دامن کوہ، فیصل مسجد اور پاکستان میموریل پر بھی نمائش کے لئے رکھا جائے گا جس میں لیجنڈ تیز گیند باز شعیب اختر بھی موجود ہوں گے۔ٹرافی ٹور آئی سی سی کے ہر بڑے ایونٹ سے پہلے ایک پروموشنل ایونٹ ہوتا ہے، لیکن یہ ایک بڑے تنازع کا اس وقت شکار ہوگیا جب جمعرات کو پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے اعلان کیا کہ اسکردو، مری، ہنزہ اور مظفر آباد جیسے وینیوز- جن میں سے تین پاک مقبوضہ کشمیر (پی او کے)- ٹرافی کے دورے فہرست میں ہوں گے۔بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) کی جانب سے جمعہ کو سخت اعتراضات اٹھائے جانے کے بعد آئی سی سی کی جانب سے اعلان کردہ ٹرافی ٹور شیڈول میں صرف مری کو ہی شامل کیا گیا ہے، جب کہ ٹکشیلا، خانپور، ایبٹ آباد، نتھیا گلی اور ممبئی کو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔25 نومبر تک پاکستان ایڈیشن کا سفر کریں۔فہرست میں کراچی جیسے مقام کو بھی رکھا گیا ہے۔آئی سی سی کے چیف کمرشل آفیسر انوراگ دہیا نے کہا کہ جیتنے والی ٹرافی، جو تمام شریک ممالک میں دکھائی جائے گی، کھیل کے پرجوش شائقین کو شاندار ٹرافی کے قریب ہونے کا ایک ناقابل فراموش تجربہ فراہم کرے گی۔ٹرافی 26 سے 28 نومبر تک افغانستان، پھر 10 سے 13 دسمبر تک بنگلہ دیش اور 15 سے 22 دسمبر تک جنوبی افریقہ کا دورہ کرے گی۔اس کے بعد یہ 25 دسمبر سے 5 جنوری تک آسٹریلیا میں رہے گا اور اس کے بعد 6 سے 11 جنوری تک نیوزی لینڈ جائے گا۔ 12 سے 14 جنوری تک انگلینڈ کا دورہ کرنے کے بعد، ٹرافی 15 سے 26 جنوری تک ہندوستان میں نظر آئے گی، اس سے پہلے 27 جنوری کو پاکستان واپس آئے گی۔مردوں کی چیمپئنز ٹرافی آخری بار 2017 میں انگلینڈ میں ہوئی تھی اور پاکستان نے جیتی تھی۔لیکن آٹھ ٹیموں پر مشتمل ٹورنامنٹ کا باقاعدہ شیڈول الٹ رہا ہے کیونکہ بی سی سی آئی نے سیکیورٹی خدشات کی وجہ سے پاکستان کا سفر کرنے سے انکار کردیا ہے تاہم پی سی بی نے ابھی تک اس کی ہائبرڈ ماڈل کے تحت میزبانی پر رضامندی ظاہر نہیں کی۔

# ریکارڈ توڑ جلسہ عام: بیڑ ضلع کی کارنر اسمبلی سے ایم ایل اے سندیپ بھیا کی حمایت میں اضافہ

بیڑ (نمائندہ): بیڑ اسمبلی حلقے کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے، ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے وعدہ کیا کہ وہ ترقی کے راستے پر عوام کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ انتخابی مہم کے دوران اپوزیشن کی تنقید کے باوجود، حلقے کے عوام نے ان پر بے پناہ محبت نچھاور کی اور غیر معمولی حمایت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی طاقت نے انہیں ثابت قدم اور مضبوط رکھا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ووٹروں کی طرف سے دکھائی گئی محبت، اپنائیت، احترام اور اعتماد ان کے لیے رہنما اصول ثابت ہوں گے۔ ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور اس تعلق کو بھائی چارے اور اعتماد کے طور پر برقرار رکھنے کا عزم کیا۔ انتخابی مہم کے آخری دن، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کے رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ ساتھ مہاوکاس اگھاڑی اتحاد کے ارکان نے بھی ایم ایل اے سندیپ شرساگر کی بیڑ اسمبلی نشست کے لیے حمایت کی۔ مقامی برادریوں جیسے کہ برہمن گلی وغیرہ نے بھی بھرپور جوش وخروش سے اپنی حمایت کا اظہار کیا۔ اسلام پورہ کے بابا چوک پر ایک کارنر اسمبلی کا انعقاد کیا گیا، جہاں ایم ایل اے سندیپ بھیا موجود تھے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو نوجوان دوستوں اور شہریوں نے ان کا نہایت گرمجوشی اور جوش وخروش کے ساتھ استقبال کیا۔ ان کے ساتھ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے سینئر رہنما سید سلیم اور مہاوکاس اگھاڑی کے دیگر اہم رہنما اور کارکن بھی بڑی تعداد میں موجود تھے تاکہ اپنی حمایت کا مظاہرہ کر سکیں۔ اپنے خطاب میں ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے کہا، ''آپ کا مجھ پر اعتماد میری طاقت ہے، اور میں عوام کی بھلائی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھوں گا۔ میں اس کامیابی کا سہرا حلقے کے ووٹروں کے سر باندھتا ہوں، خاص طور پر بزرگ کمیونٹی اور خواتین کا، جنہوں نے دل کھول کر میری حمایت کی۔''

# ''مومن پورہ کی گھڑی کی گونج پورے ضلع میں سنائی دینی چاہیے'': جے دت شرساگر

بیڑ (پریس ریلیز) مومن پورہ علاقہ ہمیشہ میرے ساتھ کھڑا رہا ہے اور مجھے طاقت فراہم کی ہے۔ اب یہی طاقت یوگیش شرساگر کے پیچھے کھڑی رہنی چاہیے، سابق وزیر جے دتت شرساگر نے یہ بات کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ "گھڑی" کے نشان کے سامنے والے بٹن کو دبا کر اس کی گونج پورے بیڑ ضلع میں سنائی دینی چاہیے۔ وہ جی این فنکشن ہال میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر اسٹیج پر نمایاں مہمانوں میں جگدیش کالے، ولاس بڈگے، سید نوید الزماں حافظ صاحب، عبدالمقیت لالا، واجد قریشی، ہارون حاجی صاحب، اور خلیل حافظ شامل تھے۔ جمہوریت اور ووٹروں کا کردار: ووٹروں سے خطاب کرتے ہوئے جے دتت شرساگر نے کہا، "مسائل بہت زیادہ ہیں، لیکن انہیں حل کرنے کے لیے آئینی عہدے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انتخابات صرف اقتدار حاصل کرنے یا کھونے کے لیے نہیں ہوتے، بلکہ یہ دیکھنے کے لیے ہوتے ہیں کہ آپ کے مسائل کو کون حل کرے گا۔ پچھلے پانچ سالوں میں، ہم نے غلط فیصلوں کے نتائج کا سامنا کیا ہے۔ اس لیے اس بار صحیح امیدوار کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔" میں نے کبھی بھی مسلم کمیونٹی سے دوری اختیار نہیں کی۔ ہمارا رشتہ اعتماد اور محبت پر مبنی ہے، جسے میں کبھی ختم نہیں ہونے دوں گا۔ آپ کا ووٹ قیمتی ہے؛ اسے سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔ ہمیں ریت کے ٹھیکوں، گٹکھے کی فروخت یا کلب چلانے میں دلچسپی نہیں ہے۔ ہم عوامی خدمت کے لیے پرعزم ہیں۔ میرے قیادت میں، یوگیش شرساگر اسی مشن کے ساتھ کام کریں گے، اور مجھے اس پر یقین ہے۔ "مسلم کمیونٹی سے اپیل: اس موقع پر نوجوان قائد سید نوید الزماں نے مسلم کمیونٹی سے اپیل کرتے ہوئے کہا، "ایک جذباتی ماحول پیدا کرنے اور ہندو۔ مسلم نفرت پھیلانے کی کوشش کی جائے گی۔ ایسی افواہوں پر یقین نہ کریں۔ اس امیدوار کو ووٹ دیں جو آپ کے مسائل حل کر سکے۔ جے دتت انا شرساگر ہمیشہ ہمارے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ یوگیش شرساگر ایک نوجوان، ذہین، اور ترقیاتی نظریہ رکھنے والے امیدوار ہیں۔ ان کی حمایت کرنا ہمارے کمیونٹی کی ترقی کی حمایت کرنا ہے۔" بڑی تعداد میں موجود ووٹروں نے اس پروگرام کی تائید کی اور جے دتت شرساگر کی اپیل کی حمایت کی۔

# اسکولی طلبہ کا ووٹر بیداری کا پیغام حلقہ وار انسانی زنجیر تشکیل

بیڑ، 18 نومبر (پریس ریلیز) "جمہوریت کا دھاگہ ہو، جاگو اے ووٹر بادشاہ... ووٹنگ ہمارا فرض، ہمارا دھرم ہے..." ایسے نعرے لگاتے ہوئے شہر کے مختلف اسکولوں کے طلبہ نے ووٹر بیداری کی مہم چلائی۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے آج سماجی انصاف بھون سے لے کر اسپورٹس کمپلیکس تک ووٹر بیداری ریلی اور انسانی زنجیر کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کو اسکولی طلبہ اور شہریوں کی جانب سے زبردست ردعمل ملا۔ یہ ریلی، جو ضلع کلکٹر اویناش پاٹھک کے تصور پر مبنی تھی، کو رہائشی ڈپٹی کلکٹر شیو کمار سوامی نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کلکٹر (الیکشن) مہندر کمار کامبلے، سویپ نوڈل افسر اونکار دیشمکھ، کوآرڈینیٹر بابا صاحب اوجگرے، گروپ ایجوکیشن آفیسر سمندر خان اور راہل چاٹے بھی موجود تھے۔

تشہیری مہم کے آخری دن یوگیش شرساگر نے سماج کے تمام طبقات، دلت، مسلم اور دیگر ہندو برادری میں کامیاب اجلاس لے کر اپنے والد ڈاکٹر بھارت بھوشن شرساگر کے اسٹائل کی لوگوں میں یاد تازہ کر دی۔

آشٹی پاٹودہ شرور کے شرد پوار گروپ کے امیدوار محبوب شیخ نے تشہیری مہم کے آخری دن ممبر پارلیمنٹ وفلم اداکار امول کولہے کے ساتھ زبردست ریلی نکالی تین مراٹھا اور ایک او بی سی امیدوار کے بیچ محبوب شیخ سب کو حیرت کا جھٹکا دے سکتے ہیں عوام میں اس بات کے تذکرے جاری ہیں۔ لیکن مقامی ساکنان کا کہنا ہے کہ آخری دن تک کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے کہ رائے دہندگان کس امیدوار کے حق میں رائے دہی کریں گے۔ یہ تو ۲۳ نومبر کو نتائج آنے کے بعد ہی سمجھ میں آئے گا کہ واقعی میں عوام کے دلوں میں کون راج کرتا ہے۔

ڈاکٹر نسیم سرعلیگ جو 1988 سے 1993 تک بیڑ کے ملیہ جونیئر کالج میں مضمون فزکس کے مقبول لکچرر تھے بعد کو جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں اپنی خدمات انجام دیں اور سبکدوشی کے بعد اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہیں گزشتہ دنوں وہ بیڑ کے دورہ پر تھے اس موقع پر انہوں نے اپنے ساتھی اساتذہ وشاگردوں سے ملاقات کی اس مناسبت سے ان کا استقبال کرتے ہوئے سید شفیق ہاشمی، شفیق الماس، جاوید اقبال، وقاضی مخدوم۔

آر پی آئی کے ضلع قائد پپو کاکدے نے بھی یوگیش شرساگر کے تشہیری اجلاس سے خطاب کیا اس موقع پر دیپا تائی شرساگر و دیگر کارکنان موجود تھے۔

ممبر اسمبلی سندیپ شرساگر نے دفتر تعمیر پر وزٹ کی اور اپنی پارٹی کے موقف کا اظہار کیا اس موقع پر ان کے ہمراہ عبدالمجید بھائی آپٹیکل والے، شاہ رخ، فاروق بھائی، وغیرہ موجود تھے اس پر تعمیر کی جانب سے ان کا استقبال مدیر اعلیٰ قاضی مخدوم، انجینئر سبحان خرم قاضی، وحماد ناصر قاضی نے استقبال کیا۔

## کیرالا: ایمبولینس کا راستہ روکنے والے ڈرائیور پر ڈھائی لاکھ کا جرمانہ، لائسنس منسوخ

کیرالا میں اپنی طرز کا ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے کار ڈرائیوروں کی سنجیدگی، اور حساسیت پر ہی سوال کھڑے کر دئے، ساتھ ہی ٹرافک کے اصولوں سے ناواقفیت کو اجاگر کر دیا، جب ایک کار ڈرائیور نے ایمبولینس کو آگے جانے نہیں دیا، پولیس نے اس خلاف کارروائی کرتے ہوئے ڈھائی لاکھ کا جرمانہ عائد کرنے کے ساتھ ہی اس کا لائسنس بھی منسوخ کر دیا۔ کیرالا پولیس نے تھریسور میں مبینہ طور پر ایک نجی گاڑی کے مالک کا لائسنس منسوخ کر دیا ہے اور ایمبولینس کا راستہ روکنے پر ڈھائی لاکھ روپے کا بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ ٹائمز ناؤ کی ایک رپورٹ کے مطابق، یہ واقعہ ۷ نومبر کو تھریسور میڈیکل کالج جانے والے چالاکڈی راستے پر پیش آیا۔ تاہم، کچھ رپورٹس بتاتی ہیں کہ ایمبولینس پونانی سے سفر کر رہی تھی۔ ڈیش کیم فوٹیج کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا جس کے بعد کیرالا پولیس نے تیزی سے کارروائی کی۔ دو منٹ طویل ڈیش کیم فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ ایمبولینس ایک سلور ماروتی سوزوکی کار کو سڑک کے ایک تنگ، دو لین والے حصے پر قریب سے ٹکراتی ہے۔ ایمبولینس کا ڈرائیور مسلسل ہارن اور سائرن بجاتا ہے، لیکن کار کا ڈرائیور بظاہر ایمبولینس کو گزرنے نہیں دیتا۔

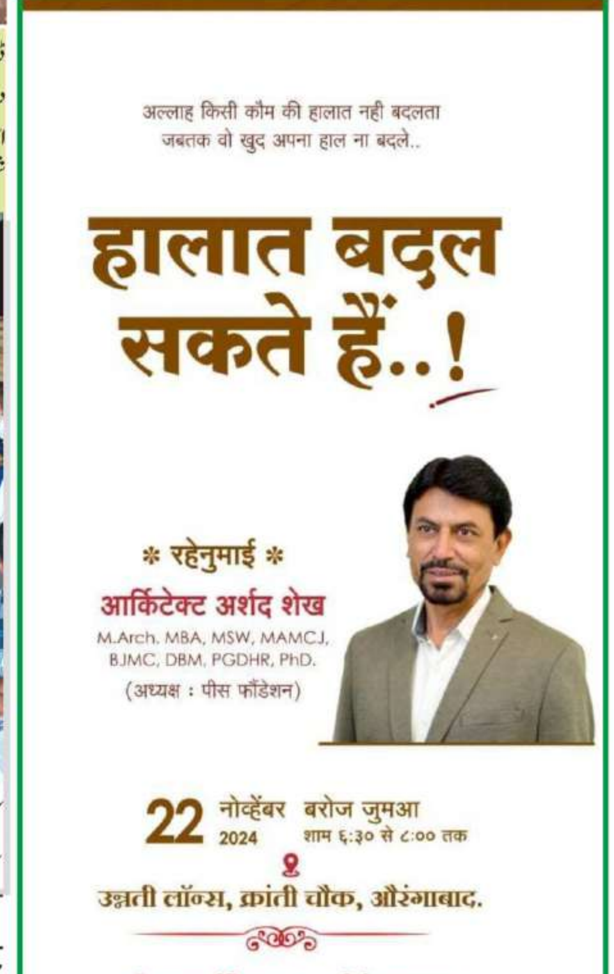


## امراوتی: بی جے پی کے انتخابی جلسہ میں ہنگامہ آرائی

مہاراشٹر اسمبلی انتخابات ۲۰۲۴ء کیلئے انتخابی مہم آخری مرحلے میں ہے۔ ریاست میں تمام پارٹیاں بڑے پیمانے پر انتخابی مہم چلا رہی ہیں۔ امراوتی ضلع میں دریاپور کے کھلار گاؤں میں سنیچر کی شب بی جے پی کے امیدوار رمیش بنڈیلے کے انتخابی جلسے میں اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب بی جے پی لیڈر نونیت رانا تقریر کر رہی تھیں۔ اس دوران کچھ لوگوں نے ہنگامہ کرتے ہوئے کرسیاں پھینکنی شروع کیں۔ نونیت رانا کا دعویٰ ہے کہ ان کی طرف کرسیاں پھینکی گئیں، جس میں وہ بال بال بچ گئیں۔ اس ہنگامہ آرائی کے بعد بی جے پی لیڈر نونیت رانا نے انتباہ دیا ہے کہ اگر خاطیوں کو گرفتار نہیں کیا گیا تو امراوتی ضلع کا پورا ہندو سماج یہاں جمع ہو کر احتجاج کرے گا۔ نونیت رانا نے مخالفین کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''اگر وہ کاٹا کاٹی کی زبان استعمال کریں گے تو ہمیں بھی

Qazi Makhdoom Editor and Owner of Tamir-e-Siasat news paper print from r m printers nBarshi road beed.and published from office Nagar Parishad complex Bashir gunj beed 431122, Maharashtra.Phone 9270574444,.8999387277Email, tameerurdu@gmail.com,hinditameer@gmail.com.All legal matters will be in the court of beed court and jurisdiction.